ولادتِ نبوی ۱۲/ربیع الاوّل اور وفات ۲/ربیع الاوّل

ایک تحقیق

از: مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی
ناظم ادارہ رضیۃ الابرار، بھٹکل

قدیم زمانہ سے یہ بات مشہور ومعروف ہے کہ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن ۱۲/ربیع الاول کو ہوئی۔ اور ۱۲/ربیع الاوّل کو برصغیر میں حکومت کی طرف سے چھٹیاں بھی ہوتی ہیں، مگر افسوس کہ کچھ لوگ تاریخ ولادت کے بارے میں ایک مہم چلائے ہوئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲/ربیع الاول کو نہیں ہوئی؛ بلکہ آٹھ (۸) یا نو (۹) کو ہوئی، اور کچھ مصنّفین کے اقوال دلیل میں پیش کرتے ہیں؛ مگر سچ بات یہ ہے کہ جمہور علماء اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی تاریخ پیدائش ۱۲/ربیع الاول ہی ہے۔ سیکڑوں علماء کے اقوال کتابوں میں موجود ہیں۔ لہٰذا صحیح تاریخ ولادت کے متعلق علماء امت کے اقوال کا نقل کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیدائش ۱۲/ربیع الاول کو ہوئی۔

(۲) مشہور مؤرخ امام محمد بن اسحاقؒ فرماتے ہیں: وُلِدَ رسولُ اللّٰه ﷺ یومَ الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلةً خَلَتُ مِنُ شَهُرِ ربیعِ الأول عامَ الفیل. (السیرة النبویة لابن هشام ۱/۲۸۴، تاریخ الطبری ۲/۱۵۶، مستدرك حاکم ۴۱۸۲، شعب الایمان للبیهقی ۱۳۲۴، الکامل فی التاریخ لابن الاثیر ۱/۲۱۶)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

(۳) مشہور مؤرخ ومحدث امام ابوحاتم ابن حبانؒ (متوفی ۳۵۴ ہجری) لکھتے ہیں:

وُلِدَ النبیُّ ﷺ عامَ الفیل یومَ الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلةً مَضَتُ من شهر

ربیعِ الأول. (السیرة لابن حبان ۱/۳۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

(۴) امام ابوالحسن ماوردی شافعیؒ (متوفی ۴۵۰ ہجری) لکھتے ہیں:

وُلِدَ بعدَ خمسین یوماً من الفیل وبعدَ موتِ أبیه فی یومِ الاثنین الثانی عشر من شهر ربیع الاول. (أعلام النبوة ۱/۲۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش اپنے والد کے انتقال کے بعد، اور واقعہ فیل کے پچاس دن بعد پیر کے دن ۱۲؍ربیع الاول کو ہوئی۔

(۵) علامہ قسطلانیؒ (متوفی ۹۲۳ ہجری) لکھتے ہیں:

والمشهورُ أنه وُلِدَ یومَ الاثنین ثانی عشر (۱۲) شهر ربیع الأول، وهو قول ابن إسحاق وغیره. (المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة ۱/۸۵)

ترجمہ: مشہور قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت ۱۲؍ربیع الاول پیر کے دن ہوئی۔ اور یہی قول حضرت ابن اسحاقؒ (تابعی) وغیرہ کا ہے۔

(۶) شیخ محمد بن عمر بحرقی حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۳۰ ہجری) لکھتے ہیں:

قال علماء السیر: ولد النبی ﷺ فی ربیع الأول یوم الاثنین بلا خلافٍ. ثم قال الأکثرون: لیلة الثانی عشر (۱۲) منه. (حدائق الأنوار ومطالع الأسرار ۱/۱۰۵)

ترجمہ: علماء سیرت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کے مہینہ پیر کے دن ہوئی، اور جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ۱۲؍ربیع الاول کی تاریخ تھی۔

(۷) علامہ مناویؒ (متوفی ۱۰۳۱ ہجری) لکھتے ہیں:

الأصحُّ أنه وُلِدَ بمکةَ بالشَّعَبِ بعدَ فجرِ الاثنین ثانی عشر ربیع الاول عام الفیل. (فیض القدیر ۳/۵۷۳)

ترجمہ: صحیح بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاول کی صبح شعب مکہ میں واقعۂ فیل کے سال پیر کے دن پیدا ہوئے۔

(۸) علامہ ابوعبداللہ محمد زرقانی مالکیؒ (متوفی ۱۱۲۲ ہجری) المواهب اللدنیة **کی شرح میں لکھتے ہیں۔**

(والشهور أنه ﷺ وُلِدَ يومَ الاثنين ثانی عشر ربيع الاول، وهو قول محمد بن إسحاق) بن يسار إمام المغازی، وقول (غيره) قال ابن كثير: وهو المشهور عند الجُمهور، وبالغَ ابن الجوزی وابن الجزار فنقلاً فيه الإجماعَ. (شرح الزرقانی على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ۲۴۸/۱)

ترجمہ: مشہور قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ (۱۲) ربیع الاول پیر کے دن ہوئی۔ اور یہی قول مغازی اور سیرت کے امام حضرت محمد ابن اسحاق بن یسارؒ (تابعی) اور دیگر اہل علم کا ہے، علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں جمہور کا یہی قول ہے، علامہ ابن جوزیؒ اور ابن جزارؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۹) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (متوفی ۱۳۶۲ہجری) لکھتے ہیں:

جمہور کے قول کے موافق بارہ (۱۲) ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے۔ (ارشاد العباد فی عید المیلاد، ص ۵)

(۱۰) حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ (متوفی ۱۳۷۳ہجری) لکھتے ہیں:

پیدائش ۱۲/تاریخ، ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پانچ سو اکہتر (۵۷۱) برس بعد ہوئی۔ سب گھر والوں کو اس بچے کے پیدا ہونے سے بڑی خوشی ہوئی۔ (رحمت عالم، ص ۱۵)

(۱۱) حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ (متوفی ۱۳۹۶ہجری) صدر مفتی دارالعلوم دیوبند و مفتی اعظم پاکستان لکھتے ہیں:

الغرض جس سال اصحابِ فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالا دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصل غرض، آدم علیہ السلام اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح علیہ السلام کی حفاظت کا راز، ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور موسیٰ علیہ السلام کی پیشین گوئی کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد ﷺ رونق افروزِ عالم ہوتے ہیں۔ (سیرت خاتم الانبیاء، ص ۱۱)

(۱۲) مولانا سید ابوالاعلی مودودی (متوفی ۱۳۹۹ہجری) لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی، ولادت پیر کے روز ہوئی، یہ بات خود رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی، (صحیح مسلم بروایت قتادہ)، ربیع الاول کی تاریخ

کون سی تھی؟ اس میں اختلاف ہے؛ لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲/ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے، اسی کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے، اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ (سیرت سرور عالم، جلد دوم، صفحہ ۹۳، ۹۴)

(۱۳) حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) (متوفی ۱۴۱۷ھ ہجری) لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ کی شادی حضرت آمنہ بنت وہب سے ہوئی، جو بنی زہرہ کے خاندان سے تھیں، اس مبارک ومسعود شادی کے بعد شہر مکہ میں حضرت آمنہ کے بطن سے دوشنبہ ۱۲/ربیع الاول مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ عیسوی کی صبح کے وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ظہور پذیر ہوئی۔ (گلدستہ سلام، ص ۱۸)

(۱۴) حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (متوفی ۱۴۲۰ھ ہجری) لکھتے ہیں:

وَوُلِدَ رسولُ اللّٰه ﷺ یومَ الاثنین الیومَ الثانی عشر من شهرِ ربیعِ الأول، عامَ الفیل أسعدَ یوم طلعت فیه الشمس. (السیرة النبویة، ص ۱۱۱)

(۱۵) فتاویٰ لجنہ دائمہ میں ہے:

وُلِدَ النبی ﷺ یومَ الاثنین لاثنتی عشرة (۱۲) لیلةً مَضَتْ مِن شهرِ ربیعِ الاول عامَ الفیل. (فتاوی اللجنة الدائمة، فتوی رقم ۳۴۷۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ربیع الاول کی بارہویں رات عام فیل (۵۷۱ عیسوی) میں ہوئی۔

طوالت کے خوف سے صرف پندرہ علماء کے اقوال پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نو (۹) ربیع الاول کے قول کی تردید میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے حاشیہ میں اس طرح لکھا ہے: مشہور قول بارہویں (۱۲) تاریخ کا ہے؛ یہاں تک کہ ابن الجزارؒ نے اس پر اجماع نقل کردیا ہے، اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے، اور محمود پاشا علی مصری نے جونویں تاریخ کو بذریعۂ حساب اختیار کیا ہے، یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہِ اختلافِ مطالع ایسا اعتماد نہیں ہوسکتا ہے کہ جمہور کی مخالفت اس بناء پر کی جائے۔ (حاشیہ سیرت خاتم الانبیاء، ص ۱۱)

محمود پاشاہ صاحب نے حساب سے ۹؍ربیع الاول، عام فیل کو پیر کا دن قرار دیا ہے، یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ہے، ہمارے حساب سے ۱۲؍ربیع الاول، عام فیل مطابق ۲۳؍اپریل ۵۷۱ عیسوی کو پیر کا دن پڑتا ہے۔ مولانا مودودیؒ نے لکھا ہے کہ بعض اہلِ تحقیق نے اسے ۲۳؍اپریل ۵۷۱ء کے مطابق قرار دیا ہے۔ (سیرت سرور عالم، جلد دوم، صفحہ ۹۴)

بعضوں نے البدایۃ والنہایۃ کے حوالہ سے ۸؍ربیع الاول کو راجح لکھا ہے۔ شاید بدایۃ میں پوری بحث پڑھنے کی ان کو فرصت نہیں ملی، اسی بدایۃ میں: قیل لثنتی عشرةَ........ وَهٰذا هو المشهورُ عندَ الجمهور لکھا ہوا ہے۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ بارہ (۱۲) ربیع الاول کا قول جمہور کا قول ہے۔ رہا روایت میں الثامن عشر کا لفظ، بارہ ربیع الاول کے مخالف لوگوں کی مہربانی یا کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے؛ اس لیے کہ مصنف ۱۲؍ربیع الاول کے قول کی دلیل میں یہ روایت نقل کررہے ہیں، ۱۲؍ربیع الاول کے قول میں ۱۸؍کی روایت نقل کرنا مصنف کے مدعا کے خلاف ہے، نیز مصنف نے اپنی دوسری کتاب السيرة النبوية میں اسی روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ عَنْ جَابِرٍ وَابنِ عباسٍ أنَّهُمَا قالَا: وُلِدَ رسولُ الله ﷺ عامَ الفيل يومَ الاثنين الثانى عَشَرَ من شهرِ ربيعِ الاول.... نیز البدایۃ والنہایہ کے مکتبہ المعارف بیروت سے شائع ہونے والے نسخہ کے حاشیہ میں اس طرح لکھا ہے: كذا رأيته الثامن عشر، والصوابه الثانى عشر۔ لہٰذا اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ کسی ایک کتاب کو دیکھ کر فیصلہ نہ کریں؛ بلکہ دوسری کتابوں سے بھی تحقیق کریں۔ آج کل حدیث کی کتابوں میں تحریف وتبدیل کا سلسلہ جاری ہے۔ شاملہ کے ایک نسخہ میں حدیث کے الفاظ دوسرے شاملہ کے الفاظ سے مختلف یا حذف ہیں۔ ہمارے خیال میں جس وقت آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے، اس وقت مکہ میں ۱۲؍ربیع الاول کی تاریخ تھی، اور دوسرے علاقوں میں دوسری تاریخ تھی، کیونکہ قمری تاریخ مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔ غرض جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے اس وقت مکہ میں ۱۲؍ربیع الاول کی تاریخ تھی۔ لہٰذا صحیح، مشہور اور راجح قول کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی پیدائش ۱۲؍ربیع الاول ہی کو ہوئی۔

رہا ۱۲؍ربیع الاول کو تاریخِ وفات کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے؛ اس لیے کہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی، اور صحیح بخاری ہی کی روایت میں منقول ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کا دن جمعہ کا دن تھا، اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفہ کے اکیاسی (۸۱) دن کے بعد آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ اس حساب سے ۱۲؍ربیع الاول کو پیر کا دن

کسی طرح نہیں پڑتا ہے، لہٰذا علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ہی کی رائے کو ماننا پڑے گا کہ آپ کی وفات دو (۲) ربیع الاول بروز پیر کو ہوئی۔

علامہ سہیلیؒ (متوفی ۵۸۱ھ) نے روض الانف میں، علامہ تقی الدین ابن تیمیہؒ (متوفی ۷۲۸ھ) نے منہاج السنۃ میں، علامہ شبلی نعمانی سیرت النبی میں یکم ربیع الاول لکھا ہے۔ اور علامہ مغلطائی، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں، شیخ محمد بن عمر بحرقی حضرمی شافعیؒ (متوفی ۹۳۰ہجری) نے حدائق الانوار میں، مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ (مفتی اعظم پاکستان) نے سیرت خاتم الانبیاء میں، میاں عابد احمد نے شانِ محمد ﷺ میں دوم ربیع الاول لکھا ہے، سیرت خاتم الانبیاء کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ تاریخ وفات میں مشہور یہ ہے کہ ۱۲/ربیع الاول کو واقع ہوئی اور یہی جمہور مورخین لکھتے چلے آئے ہیں؛ لیکن حساب سے کسی طرح بھی یہ تاریخ وفات نہیں ہوسکتی ہے؛ کیوں کہ یہ بھی متفق علیہ اور یقینی امر ہے کہ وفات دوشنبہ کو ہوئی اور یہ بھی یقینی ہے کہ آپ کا حج ۹/ذی الحجہ روز جمعہ کو ہوا ان دونوں باتوں کے ملانے سے ۱۲/ربیع الاول روز دوشنبہ میں نہیں پڑتی؛ اسی لیے حافظ ابن حجرؒ نے شرح صحیح بخاری میں طویل بحث کے بعد اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ تاریخ وفات دوسری ربیع الاوّل ہے، کتابت کی غلطی سے ۲ کا ۱۲ بن گیا۔ حافظ مغلطائیؒ نے بھی دوسری تاریخ کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم

بارہ ربیع الاول ۱۱ ہجری کو پیر کا دن کسی حساب سے نہیں پڑتا، اس لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کی وفات یکم/یا دوم ربیع الاول بروز پیر کو صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ تاریخ ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی ہوتی ہے۔ جس وقت آپ ﷺ کا وصال ہوا اس وقت مدینہ میں دوم/ربیع الاول ۱۱ ہجری مطابق ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی پیر کا دن تھا اور دوسرے علاقوں میں یکم/ربیع الاول ۱۱ ہجری مطابق ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی پیر کا دن ہوگا۔ اس حساب سے یکم/اور دوم ربیع الاول کا اختلاف ختم ہوگا۔ غرض ہر جگہ پر پیر کا دن تھا اور ۲۸/مئی ۶۳۲ عیسوی کی تاریخ تھی، ہجری تاریخ مختلف ملک میں مختلف ہوسکتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

❁ ❁ ❁